ہدایہ میں وضاء میں وضو ہمراہ ، ہمیشہ میں ذیلی مسائل 《ہدایہ اولین مسائل پہلوؤں دیکھنا》 2 وضاءکرنے

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

ہدایہ میں وضو کے شرائط: فصل اول میں ہم نے پڑھا کہ پانی پاک ہو، مطلق ہو اور استعمال نہ کیا گیا ہو۔ فصل دوم میں ہم دیکھیں گے کہ وضو کے فرائض کون سے ہیں اور کیوں چار ہی ہیں۔

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

۱۔ ہدایہ کا طریقہ: متن، شرح اور حاشیہ

ہدایہ کے مصنف برہان الدین مرغینانی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہر مسئلہ پہلے متن میں آتا ہے، پھر شارح اس کی وضاحت کرتا ہے، اور آخر میں حاشیہ نگار شرح پر اپنی رائے لکھتا ہے۔ ہم اس فصل میں تینوں کو ساتھ پڑھیں گے تاکہ طالب علم کو معلوم ہو کہ ایک ہی مسئلہ کس طرح بیان ہوا، کس طرح سمجھایا گیا اور کس طرح بحث کی گئی۔

۲۔ فرائض کیوں چار ہیں؟

متن کہتا ہے: «وضو کے فرائض چار ہیں: چہرہ دھونا، ہاتھ کہنیوں تک دھونا، سر کا مسح کرنا، اور پاؤں کا مسح کرنا۔» شارح کہتا ہے کہ یہ چار اس لیے ہیں کہ قرآن میں جو آیت آئی ہے اس میں یہی چار چیزیں مذکور ہیں۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی ایک فرض چھوڑ دے تو وضو باطل ہو جاتا ہے، اور یہ اجماع کا مسئلہ ہے۔

۳۔ چہرہ کی حد

چہرہ کی حد یہ ہے کہ ماتھے کے اوپر بال اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور کان سے کان تک جتنی جگہ ہے وہ چہرہ ہے۔ شارح مثال دیتا ہے کہ اگر کسی کے بال بہت لمبے ہیں تو وہ بال چہرہ میں شامل نہیں، لیکن اگر بال کم ہیں اور جلد نظر آتی ہے تو وہ جگہ چہرہ میں شامل ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ مثال عرف پر مبنی ہے، یعنی لوگ جسے چہرہ کہیں وہی چہرہ ہے۔

۴۔ ہاتھ کہنیوں تک کیوں؟

متن کہتا ہے کہ ہاتھ کہنیوں تک دھونا ہے۔ شارح کہتا ہے کہ یہاں «ید» کا لفظ آیا ہے اور عرب اس لفظ سے کہنی تک کا حصہ سمجھتے ہیں۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی کہنی کے اوپر تھوڑا سا دھو لے تو کافی ہے، لیکن سنت پوری کہنی دھونا ہے۔

۵۔ سر کا مسح: پورا سر یا کچھ حصہ؟

سر کا مسح کرنا متن کہتا ہے، شارح بتاتا ہے کہ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ سر کے چوتھائی حصے کا مسح کافی ہے، جبکہ احناف کہتے ہیں کہ کم از کم تین بال جتنی جگہ کا مسح ضروری ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ اختلاف اس بات پر ہے کہ آیت میں «رؤس» کا مطلب پورا سر ہے یا کچھ حصہ۔ مصنف کا رجحان احناف کی طرف ہے، مگر وہ اختلاف کو چھپاتا نہیں۔

۶۔ پاؤں کا مسح اور ٹخنوں کا سوال

پاؤں کا مسح کرنا متن کہتا ہے، شارح بتاتا ہے کہ شیعہ اور بعض علماء پاؤں کا مسح کافی سمجھتے ہیں، جبکہ جمہور کہتے ہیں کہ پاؤں دھونا ہی فرض ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ مسئلہ اتنا واضح ہے کہ اس میں زیادہ بحث کی ضرورت نہیں، مگر طالب علم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اختلاف موجود ہے۔

۷۔ ترتیب: پہلے چہرہ، پھر ہاتھ، پھر سر، پھر پاؤں

متن کہتا ہے کہ ان چار کو ترتیب سے دھونا ہے۔ شارح کہتا ہے کہ قرآن میں واؤ آیا ہے جو ترتیب کا اشارہ ہے، مگر یہ ترتیب فرض ہے یا سنت، اس میں اختلاف ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی ترتیب الٹ دے تو وضو باطل ہو جاتا ہے، اور یہ رائے زیادہ مضبوط ہے۔

۸۔ طالب علم کے لیے عملی مشق

ہدایہ کا مطالعہ صرف پڑھنا نہیں، بلکہ ہر مسئلے پر رک کر سوچنا ہے کہ اگر میں قاضی ہوتا تو کیا فیصلہ کرتا، یا اگر میں مفتی ہوتا تو کیا فتویٰ دیتا۔ اس فصل کے بعد ہر طالب علم کو چاہیے کہ اپنے گھر میں وضو کرے اور ہر فرض کو گن کر دیکھے کہ کوئی رہ تو نہیں گیا۔

۹۔ اگلی فصل کا پیش خیمہ

اگلی فصل میں ہم دیکھیں گے کہ وضو کے سنن کیا ہیں، مستحب کیا ہے، اور مکروہ کیا ہے۔ یہ تین درجے ہیں اور ہر درجے کا حکم الگ ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ تقسیم فقہ کی بہت بڑی کتابوں میں آگے چل کر سامنے آتی ہے، اور یہ فصل اس کی بنیاد رکھتا ہے۔

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

ہدایہ میں وضو کے فرائض: فصل دوم میں ہم دیکھیں گے کہ وضو کے فرائض کون سے ہیں اور کیوں چار ہی ہیں۔ متن، شرح اور حاشیہ کی روشنی میں ہر فرض کا مقام، دلیل اور اختلاف سامنے آئے گا۔

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

۱۔ متن، شرح اور حاشیہ: تین سطحیں

ہدایہ کا مطالعہ کرتے وقت تین سطحیں سامنے رکھنی چاہئیں۔ متن وہ اصل عبارت ہے جو مصنف نے لکھی۔ شرح وہ وضاحت ہے جو شارح نے دی۔ حاشیہ وہ نوٹ ہے جو بعد کے علماء نے شرح پر لکھا۔ طالب علم کو پہلے متن پڑھنا چاہیے، پھر شرح، پھر حاشیہ۔ اگر پہلے حاشیہ پڑھ لے تو الجھن ہو سکتی ہے کیونکہ وہ شرح کو فرض کر کے چلتا ہے۔

۲۔ فرائض کیوں چار ہیں؟

متن کہتا ہے: «وضو کے فرائض چار ہیں: چہرہ دھونا، ہاتھ کہنیوں تک دھونا، سر کا مسح کرنا، اور پاؤں کا مسح کرنا۔» شارح کہتا ہے کہ یہ چار اس لیے ہیں کہ قرآن میں جو آیت آئی ہے اس میں یہی چار چیزیں مذکور ہیں۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی ایک فرض چھوڑ دے تو وضو باطل ہو جاتا ہے، اور یہ اجماع کا مسئلہ ہے۔

۳۔ چہرہ کی حد

چہرہ کی حد یہ ہے کہ ماتھے کے اوپر بال اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور کان سے کان تک جتنی جگہ ہے وہ چہرہ ہے۔ شارح مثال دیتا ہے کہ اگر کسی کے بال بہت لمبے ہیں تو وہ بال چہرہ میں شامل نہیں، لیکن اگر بال کم ہیں اور جلد نظر آتی ہے تو وہ جگہ چہرہ میں شامل ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ مثال عرف پر مبنی ہے، یعنی لوگ جسے چہرہ کہیں وہی چہرہ ہے۔

۴۔ ہاتھ کہنیوں تک کیوں؟

متن کہتا ہے کہ ہاتھ کہنیوں تک دھونا ہے۔ شارح کہتا ہے کہ یہاں «ید» کا لفظ آیا ہے اور عرب اس لفظ سے کہنی تک کا حصہ سمجھتے ہیں۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی کہنی کے اوپر تھوڑا سا دھو لے تو کافی ہے، لیکن سنت پوری کہنی دھونا ہے۔

۵۔ سر کا مسح: پورا سر یا کچھ حصہ؟

سر کا مسح کرنا متن کہتا ہے، شارح بتاتا ہے کہ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ سر کے چوتھائی حصے کا مسح کافی ہے، جبکہ احناف کہتے ہیں کہ کم از کم تین بال جتنی جگہ کا مسح ضروری ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ اختلاف اس بات پر ہے کہ آیت میں «رؤس» کا مطلب پورا سر ہے یا کچھ حصہ۔ مصنف کا رجحان احناف کی طرف ہے، مگر وہ اختلاف کو چھپاتا نہیں۔

۶۔ پاؤں کا مسح اور ٹخنوں کا سوال

پاؤں کا مسح کرنا متن کہتا ہے، شارح بتاتا ہے کہ شیعہ اور بعض علماء پاؤں کا مسح کافی سمجھتے ہیں، جبکہ جمہور کہتے ہیں کہ پاؤں دھونا ہی فرض ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ مسئلہ اتنا واضح ہے کہ اس میں زیادہ بحث کی ضرورت نہیں، مگر طالب علم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اختلاف موجود ہے۔

۷۔ ترتیب: پہلے چہرہ، پھر ہاتھ، پھر سر، پھر پاؤں

متن کہتا ہے کہ ان چار کو ترتیب سے دھونا ہے۔ شارح کہتا ہے کہ قرآن میں واؤ آیا ہے جو ترتیب کا اشارہ ہے، مگر یہ ترتیب فرض ہے یا سنت، اس میں اختلاف ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی ترتیب الٹ دے تو وضو باطل ہو جاتا ہے، اور یہ رائے زیادہ مضبوط ہے۔

۸۔ طالب علم کے لیے عملی مشق

ہدایہ کا مطالعہ صرف پڑھنا نہیں، بلکہ ہر مسئلے پر رک کر سوچنا ہے کہ اگر میں قاضی ہوتا تو کیا فیصلہ کرتا، یا اگر میں مفتی ہوتا تو کیا فتویٰ دیتا۔ اس فصل کے بعد ہر طالب علم کو چاہیے کہ اپنے گھر میں وضو کرے اور ہر فرض کو گن کر دیکھے کہ کوئی رہ تو نہیں گیا۔

۹۔ اگلی فصل کا پیش خیمہ

اگلی فصل میں ہم دیکھیں گے کہ وضو کے سنن کیا ہیں، مستحب کیا ہے، اور مکروہ کیا ہے۔ یہ تین درجے ہیں اور ہر درجے کا حکم الگ ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ تقسیم فقہ کی بہت بڑی کتابوں میں آگے چل کر سامنے آتی ہے، اور یہ فصل اس کی بنیاد رکھتا ہے۔

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

ہدایہ میں وضو کے سنن: فصل سوم میں ہم دیکھیں گے کہ وضو کے سنن کیا ہیں، مستحب کیا ہے اور مکروہ کیا ہے۔ متن، شرح اور حاشیہ کی روشنی میں ہر درجے کا حکم، دلیل اور اختلاف سامنے آئے گا۔

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

۱۔ سنن، مستحب اور مکروہ: تین درجے

ہدایہ کا مطالعہ کرتے وقت تین درجے یاد رکھنے چاہئیں۔ سنن وہ کام ہیں جو نبی ﷺ نے کیے اور امت کو حکم دیا کہ کرو۔ مستحب وہ کام ہیں جو اچھے ہیں اور ثواب کا سبب ہیں، مگر ان کے بغیر وضو باطل نہیں ہوتا۔ مکروہ وہ کام ہیں جو کرنے سے بچنا بہتر ہے، مگر اگر کوئی کر لے تو وضو باطل نہیں ہوتا۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ تین درجے فقہ کی ہر بڑی کتاب میں آگے چل کر سامنے آتے ہیں، اور یہ فصل اس کی بنیاد رکھتا ہے۔

۲۔ سنن کیا ہیں؟ متن کا بیان

متن کہتا ہے: «وضو کے سنن یہ ہیں: ہاتھ دھونا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، سر کا مسح کرنا، کان کا مسح کرنا، اور ترتیب کا لحاظ رکھنا۔» شارح کہتا ہے کہ یہ سب احادیث سے ثابت ہیں، مگر ان کا درجہ فرض سے کم ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ ترتیب کا لحاظ رکھنا سنت ہے، مگر اگر کوئی بھول کر الٹ دے تو وضو باطل نہیں ہوتا۔

۳۔ کلی اور ناک میں پانی: دو الگ سنتیں

کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دو الگ سنتیں ہیں، ایک نہیں۔ شارح کہتا ہے کہ بعض لوگ دونوں کو ایک سمجھتے ہیں، مگر ہدایہ میں دونوں کا ذکر الگ الگ ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی صرف کلی کرے اور ناک میں پانی نہ ڈالے تو سنت ادھوری رہتی ہے، مگر وضو باطل نہیں ہوتا۔ یہ فرق طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے۔

۴۔ سر کا مسح: پورا سر یا کچھ حصہ؟

سر کا مسح کرنا متن کہتا ہے، شارح بتاتا ہے کہ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ سر کے چوتھائی حصے کا مسح کافی ہے، جبکہ احناف کہتے ہیں کہ کم از کم تین بال جتنی جگہ کا مسح ضروری ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ اختلاف اس بات پر ہے کہ آیت میں «رؤس» کا مطلب پورا سر ہے یا کچھ حصہ۔ مصنف کا رجحان احناف کی طرف ہے، مگر وہ اختلاف کو چھپاتا نہیں۔

۵۔ کان کا مسح: سر کے ساتھ یا الگ؟

کان کا مسح کرنا متن کہتا ہے، شارح بتاتا ہے کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ کان سر کا حصہ ہیں اور سر کے ساتھ مسح کافی ہے، مگر احناف کہتے ہیں کہ کان کا مسح الگ پانی سے کرنا سنت ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی سر کے ساتھ کان کا مسح کر لے تو سنت ادھوری رہتی ہے، مگر وضو باطل نہیں ہوتا۔ یہ فرق طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے۔

۶۔ ترتیب کا لحاظ: کیوں ضروری ہے

ترتیب کا لحاظ رکھنا متن کہتا ہے کہ یہ سنت ہے، شارح بتاتا ہے کہ قرآن میں واؤ آیا ہے جو ترتیب کا اشارہ ہے، مگر یہ ترتیب فرض ہے یا سنت، اس میں اختلاف ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی ترتیب الٹ دے تو وضو باطل ہو جاتا ہے، اور یہ رائے زیادہ مضبوط ہے۔

۷۔ طالب علم کے لیے عملی مشق

ہدایہ کا مطالعہ صرف پڑھنا نہیں، بلکہ ہر مسئلے پر رک کر سوچنا ہے کہ اگر میں قاضی ہوتا تو کیا فیصلہ کرتا، یا اگر میں مفتی ہوتا تو کیا فتویٰ دیتا۔ اس فصل کے بعد ہر طالب علم کو چاہیے کہ اپنے گھر میں وضو کرے اور ہر سنت کو گن کر دیکھے کہ کوئی رہ تو نہیں گیا۔

۸۔ اگلی فصل کا پیش خیمہ

اگلی فصل میں ہم دیکھیں گے کہ وضو کے مکروہات کیا ہیں، اور کون سے کام وضو کے دوران مکروہ ہیں۔ یہ فصل سنن کے برعکس ہے، یعنی جو کام سنت ہیں وہی مکروہ ہیں اگر نہ کیے جائیں۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ تقسیم فقہ کی بہت بڑی کتابوں میں آگے چل کر سامنے آتی ہے، اور یہ فصل اس کی بنیاد رکھتا ہے۔

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

ہدایہ میں وضو کے مکروہات: فصل چہارم میں ہم دیکھیں گے کہ وضو کے دوران کون سے کام مکروہ ہیں، کیوں مکروہ ہیں اور اگر کوئی کر لے تو کیا ہوتا ہے۔ متن، شرح اور حاشیہ کی روشنی میں ہر مکروہ کا حکم، دلیل اور استثنیٰ سامنے آئے گا۔

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

۱۔ مکروہ کا مطلب: حرام نہیں، مگر اچھا نہیں

مکروہ کا مطلب یہ ہے کہ کام حرام نہیں، مگر اچھا نہیں۔ اگر کوئی مکروہ کام کرے تو وضو باطل نہیں ہوتا، مگر ثواب کم ہو جاتا ہے اور گناہ کا خطرہ رہتا ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ درجہ فقہ کی کتابوں میں آگے چل کر واضح ہوتا ہے، مگر یہ فصل اس کی بنیاد رکھتا ہے۔ طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے کہ مکروہ حرام کے قریب ہے، مگر حرام نہیں۔

۲۔ پانی کا ضائع کرنا: حد سے زیادہ بہانا

متن کہتا ہے: «وضو کے دوران پانی کو حد سے زیادہ بہانا مکروہ ہے۔» شارح کہتا ہے کہ یہ ممانعت اس لیے ہے کہ پانی قیمتی ہے اور اسراف اچھا نہیں۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی دریا یا نہر کے پاس وضو کرے تو یہ حکم کم ہو جاتا ہے، مگر پھر بھی اسراف اچھا نہیں۔ یہ فرق طالب علم کو سمجھنا چاہیے۔

۳۔ چہرہ پر پانی پھینکنا: تین بار سے زیادہ

متن کہتا ہے: «چہرہ پر پانی پھینکنا تین بار سے زیادہ مکروہ ہے۔» شارح کہتا ہے کہ تین بار کافی ہے، اور چار بار یا پانچ بار مکروہ ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ حکم اس لیے ہے کہ چہرہ نازک ہے اور زیادہ پانی نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ یہ وجہ طالب علم کو یاد رکھنی چاہیے۔

۴۔ کلی اور ناک میں پانی: زیادہ مکروہ

کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا متن کہتا ہے کہ یہ مکروہ ہے اگر زیادہ کیا جائے۔ شارح کہتا ہے کہ تین بار کافی ہے، اور چار بار یا پانچ بار مکروہ ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی روزے میں ہو تو یہ حکم اور بھی سخت ہو جاتا ہے، مگر یہ فصل روزے کا نہیں ہے۔

۵۔ سر کا مسح: ایک بار سے زیادہ

سر کا مسح ایک بار کرنا متن کہتا ہے، شارح کہتا ہے کہ تین بار یا چار بار مکروہ ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ حکم اس لیے ہے کہ سر کا مسح ایک بار کافی ہے، اور زیادہ بار بال خراب کرتا ہے۔ یہ وجہ طالب علم کو یاد رکھنی چاہیے۔

۶۔ کان کا مسح: سر کے ساتھ یا الگ؟

کان کا مسح کرنا متن کہتا ہے، شارح بتاتا ہے کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ کان سر کا حصہ ہیں اور سر کے ساتھ مسح کافی ہے، مگر احناف کہتے ہیں کہ کان کا مسح الگ پانی سے کرنا سنت ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی سر کے ساتھ کان کا مسح کر لے تو سنت ادھوری رہتی ہے، مگر وضو باطل نہیں ہوتا۔

۷۔ طالب علم کے لیے عملی مشق

ہدایہ کا مطالعہ صرف پڑھنا نہیں، بلکہ ہر مسئلے پر رک کر سوچنا ہے کہ اگر میں قاضی ہوتا تو کیا فیصلہ کرتا، یا اگر میں مفتی ہوتا تو کیا فتویٰ دیتا۔ اس فصل کے بعد ہر طالب علم کو چاہیے کہ اپنے گھر میں وضو کرے اور ہر مکروہ کو گن کر دیکھے کہ کوئی رہ تو نہیں گیا۔

۸۔ اگلی فصل کا پیش خیمہ

اگلی فصل میں ہم دیکھیں گے کہ وضو کے مفسدات کیا ہیں، یعنی کون سے کام وضو توڑ دیتے ہیں اور پھر وضو کرنا پڑتا ہے۔ یہ فصل سنن اور مکروہات کے برعکس ہے، یعنی جو کام وضو توڑ دیں وہی وضو کے دشمن ہیں۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ تقسیم فقہ کی بہت بڑی کتابوں میں آگے چل کر سامنے آتی ہے، اور یہ فصل اس کی بنیاد رکھتا ہے۔

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

ہدایہ میں وضو کے مفسدات: فصل پنجم میں ہم دیکھیں گے کہ وضو کے مفسدات کیا ہیں، کون سے کام وضو توڑ دیتے ہیں اور پھر وضو کرنا پڑتا ہے۔ متن، شرح اور حاشیہ کی روشنی میں ہر مفسد کا حکم، دلیل اور استثنیٰ سامنے آئے گا۔

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

۱۔ مفسد کا مطلب: وضو کا دشمن

مفسد وہ کام ہے جو وضو کو توڑ دے اور پھر وضو کرنا پڑے۔ شارح کہتا ہے کہ یہ لفظ عربی میں «فساد» سے آیا ہے، یعنی خرابی پیدا کرنے والا۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ تعریف فقہ کی ہر بڑی کتاب میں آگے چل کر سامنے آتی ہے، اور یہ فصل اس کی بنیاد رکھتا ہے۔ طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے کہ مفسد وضو کا دشمن ہے۔

۲۔ پیشاب اور پاخانہ: سب سے بڑا مفسد

پیشاب اور پاخانہ سب سے بڑا مفسد ہیں۔ شارح کہتا ہے کہ یہ دونوں نجاست ہیں اور جسم سے نکلتے ہیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی قطرہ بھی نکلے تو وضو باطل ہو جاتا ہے، مگر اگر صرف ریح نکلے تو وضو باطل نہیں ہوتا۔ یہ فرق طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے۔

۳۔ ریح: آواز کے بغیر اور آواز کے ساتھ

ریح کا مطلب ہے ہوا جو پاخانے کے راستے سے نکلے۔ شارح کہتا ہے کہ اگر آواز کے ساتھ ہو تو سب کو معلوم ہو جاتا ہے، مگر اگر آواز نہ ہو تو صرف خود کو معلوم ہوتا ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ دونوں صورتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے، مگر آواز والی صورت میں شرم زیادہ ہوتی ہے۔ یہ فرق طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے۔

۴۔ نیند: کب وضو ٹوٹتا ہے اور کب نہیں

نیند کا مسئلہ متن کہتا ہے: «نیند میں وضو ٹوٹتا ہے اگر آدمی لیٹ کر سو جائے یا ٹیک لگا کر سو جائے۔» شارح کہتا ہے کہ اگر آدمی کھڑا ہو یا بیٹھا ہو اور سو جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا، مگر اگر لیٹ کر سو جائے تو ٹوٹ جاتا ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ فرق اس لیے ہے کہ لیٹنے میں جسم ڈھیلا ہو جاتا ہے اور پتا نہیں چلتا کہ کیا نکلا۔ یہ فرق طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے۔

۵۔ بے ہوشی اور مدہوشی: وضو کا دشمن

بے ہوشی اور مدہوشی وضو کے دشمن ہیں۔ شارح کہتا ہے کہ جو شخص بے ہوش ہو جائے یا مدہوش ہو جائے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ اس کو پتا نہیں چلتا کہ کیا نکلا۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ حکم اس لیے ہے کہ عقل ہی وضو کی نگرانی کرتی ہے، اور جب عقل نہ ہو تو وضو کی نگرانی نہیں ہوتی۔ یہ وجہ طالب علم کو یاد رکھنی چاہیے۔

۶۔ طالب علم کے لیے عملی مشق

ہدایہ کا مطالعہ صرف پڑھنا نہیں، بلکہ ہر مسئلے پر رک کر سوچنا ہے کہ اگر میں قاضی ہوتا تو کیا فیصلہ کرتا، یا اگر میں مفتی ہوتا تو کیا فتویٰ دیتا۔ اس فصل کے بعد ہر طالب علم کو چاہیے کہ اپنے گھر میں وضو کرے اور ہر مفسد کو گن کر دیکھے کہ کوئی رہ تو نہیں گیا۔

۷۔ اگلی فصل کا پیش خیمہ

اگلی فصل میں ہم دیکھیں گے کہ غسل کیا ہے، کب فرض ہوتا ہے، اور کون سے کام غسل کو توڑ دیتے ہیں۔ یہ فصل وضو کے برعکس ہے، یعنی جو کام وضو توڑ دیں وہی غسل کے دشمن ہیں۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ تقسیم فقہ کی بہت بڑی کتابوں میں آگے چل کر سامنے آتی ہے، اور یہ فصل اس کی بنیاد رکھتا ہے۔

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

ہدایہ میں غسل: فصل ششم میں ہم دیکھیں گے کہ غسل کیا ہے، کب فرض ہوتا ہے، اور کون سے کام غسل کو توڑ دیتے ہیں۔ متن، شرح اور حاشیہ کی روشنی میں ہر مفسد کا حکم، دلیل اور استثنیٰ سامنے آئے گا۔

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

۱۔ غسل کا مطلب: پورے جسم کا وضو

غسل کا مطلب ہے پورے جسم کا وضو۔ شارح کہتا ہے کہ یہ لفظ عربی میں «غسل» سے آیا ہے، یعنی دھونا۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ تعریف فقہ کی ہر بڑی کتاب میں آگے چل کر سامنے آتی ہے، اور یہ فصل اس کی بنیاد رکھتا ہے۔ طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے کہ غسل وضو کا بڑا بھائی ہے۔

۲۔ غسل کب فرض ہوتا ہے؟ متن کا بیان

متن کہتا ہے: «غسل فرض ہوتا ہے جب آدمی سو جائے یا جاگے، یا جب منی نکلے، یا جب حیض یا نفاس ختم ہو۔» شارح کہتا ہے کہ یہ چار باتیں ہیں جو غسل کو فرض کرتی ہیں۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی ان میں سے ایک بھی کرے تو غسل کرنا ضروری ہے۔ یہ فرق طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے۔

۳۔ منی کا نکلنا: شہوت کے ساتھ یا بغیر

منی کا نکلنا متن کہتا ہے، شارح بتاتا ہے کہ اگر شہوت کے ساتھ نکلے تو غسل فرض ہے، مگر اگر بغیر شہوت کے نکلے تو غسل فرض نہیں، مگر وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ فرق اس لیے ہے کہ شہوت کے ساتھ نکلنا زیادہ اہم ہے، مگر بغیر شہوت کے نکلنا بھی وضو توڑتا ہے۔ یہ فرق طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے۔

۴۔ حیض اور نفاس: عورت کے لیے

حیض اور نفاس عورت کے لیے ہیں۔ شارح کہتا ہے کہ حیض وہ خون ہے جو ہر مہینے آتا ہے، اور نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ دونوں غسل کو فرض کرتے ہیں، مگر یہ فصل مرد کے لیے ہے، عورت کے لیے نہیں۔ یہ فرق طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے۔

۵۔ طالب علم کے لیے عملی مشق

ہدایہ کا مطالعہ صرف پڑھنا نہیں، بلکہ ہر مسئلے پر رک کر سوچنا ہے کہ اگر میں قاضی ہوتا تو کیا فیصلہ کرتا، یا اگر میں مفتی ہوتا تو کیا فتویٰ دیتا۔ اس فصل کے بعد ہر طالب علم کو چاہیے کہ اپنے گھر میں غسل کرے اور ہر فرض کو گن کر دیکھے کہ کوئی رہ تو نہیں گیا۔

۶۔ اگلی فصل کا پیش خیمہ

اگلی فصل میں ہم دیکھیں گے کہ غسل کے فرائض کیا ہیں، یعنی کون سے کام غسل کو پورا کرتے ہیں۔ یہ فصل وضو کے برعکس ہے، یعنی جو کام وضو کے فرائض ہیں وہی غسل کے فرائض ہیں، مگر تعداد کم ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ تقسیم فقہ کی بہت بڑی کتابوں میں آگے چل کر سامنے آتی ہے، اور یہ فصل اس کی بنیاد رکھتا ہے۔

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

ہدایہ میں غسل کے فرائض: فصل ہفتم میں ہم دیکھیں گے کہ غسل کے فرائض کیا ہیں، کون سے کام غسل کو پورا کرتے ہیں اور پھر غسل کرنا پڑتا ہے۔ متن، شرح اور حاشیہ کی روشنی میں ہر فرض کا حکم، دلیل اور استثنیٰ سامنے آئے گا۔

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

۱۔ فرائض کیوں چار ہیں؟

متن کہتا ہے: «غسل کے فرائض چار ہیں: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، سر سے پاؤں تک پانی بہانا، اور ترتیب کا لحاظ رکھنا۔» شارح کہتا ہے کہ یہ چار اس لیے ہیں کہ قرآن میں جو آیت آئی ہے اس میں یہی چار چیزیں مذکور ہیں۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی ایک فرض چھوڑ دے تو غسل باطل ہو جاتا ہے، اور یہ اجماع کا مسئلہ ہے۔

۲۔ کلی اور ناک میں پانی: دو الگ سنتیں

کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دو الگ سنتیں ہیں، ایک نہیں۔ شارح کہتا ہے کہ بعض لوگ دونوں کو ایک سمجھتے ہیں، مگر ہدایہ میں دونوں کا ذکر الگ الگ ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی صرف کلی کرے اور ناک میں پانی نہ ڈالے تو سنت ادھوری رہتی ہے، مگر غسل باطل نہیں ہوتا۔ یہ فرق طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے۔

۳۔ سر سے پاؤں تک: پورا جسم

سر سے پاؤں تک پانی بہانا متن کہتا ہے، شارح بتاتا ہے کہ اگر کوئی بال برابر جگہ خشک رہ جائے تو غسل پورا نہیں ہوتا۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ حکم اس لیے ہے کہ غسل میں پورا جسم پاک ہونا چاہیے، اور جو جگہ خشک رہ جائے وہ ناپاک رہتی ہے۔ یہ وجہ طالب علم کو یاد رکھنی چاہیے۔

۴۔ ترتیب کا لحاظ: کیوں ضروری ہے

ترتیب کا لحاظ رکھنا متن کہتا ہے کہ یہ سنت ہے، شارح بتاتا ہے کہ قرآن میں واؤ آیا ہے جو ترتیب کا اشارہ ہے، مگر یہ ترتیب فرض ہے یا سنت، اس میں اختلاف ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی ترتیب الٹ دے تو غسل باطل ہو جاتا ہے، اور یہ رائے زیادہ مضبوط ہے۔

۵۔ طالب علم کے لیے عملی مشق

ہدایہ کا مطالعہ صرف پڑھنا نہیں، بلکہ ہر مسئلے پر رک کر سوچنا ہے کہ اگر میں قاضی ہوتا تو کیا فیصلہ کرتا، یا اگر میں مفتی ہوتا تو کیا فتویٰ دیتا۔ اس فصل کے بعد ہر طالب علم کو چاہیے کہ اپنے گھر میں غسل کرے اور ہر فرض کو گن کر دیکھے کہ کوئی رہ تو نہیں گیا۔

۶۔ اگلی فصل کا پیش خیمہ

اگلی فصل میں ہم دیکھیں گے کہ غسل کے مفسدات کیا ہیں، یعنی کون سے کام غسل کو توڑ دیتے ہیں اور پھر غسل کرنا پڑتا ہے۔ یہ فصل وضو کے برعکس ہے، یعنی جو کام وضو توڑ دیں وہی غسل کے دشمن ہیں۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ تقسیم فقہ کی بہت بڑی کتابوں میں آگے چل کر سامنے آتی ہے، اور یہ فصل اس کی بنیاد رکھتا ہے۔

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

ہدایہ میں غسل کے مفسدات: فصل ہشتم میں ہم دیکھیں گے کہ غسل کے مفسدات کیا ہیں، کون سے کام غسل کو توڑ دیتے ہیں اور پھر غسل کرنا پڑتا ہے۔ متن، شرح اور حاشیہ کی روشنی میں ہر مفسد کا حکم، دلیل اور استثنیٰ سامنے آئے گا۔

(مفتی ابوالقاسم نعمانی)

۱۔ مفسد کا مطلب: غسل کا دشمن

مفسد وہ کام ہے جو غسل کو توڑ دے اور پھر غسل کرنا پڑے۔ شارح کہتا ہے کہ یہ لفظ عربی میں «فساد» سے آیا ہے، یعنی خرابی پیدا کرنے والا۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ یہ تعریف فقہ کی ہر بڑی کتاب میں آگے چل کر سامنے آتی ہے، اور یہ فصل اس کی بنیاد رکھتا ہے۔ طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے کہ مفسد غسل کا دشمن ہے۔

۲۔ پیشاب اور پاخانہ: سب سے بڑا مفسد

پیشاب اور پاخانہ سب سے بڑا مفسد ہیں۔ شارح کہتا ہے کہ یہ دونوں نجاست ہیں اور جسم سے نکلتے ہیں تو غسل ٹوٹ جاتا ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ اگر کوئی قطرہ بھی نکلے تو غسل باطل ہو جاتا ہے، مگر اگر صرف ریح نکلے تو غسل باطل نہیں ہوتا۔ یہ فرق طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے۔

۳۔ ریح: آواز کے بغیر اور آواز کے ساتھ

ریح کا مطلب ہے ہوا جو پاخانے کے راستے سے نکلے۔ شارح کہتا ہے کہ اگر آواز کے ساتھ ہو تو سب کو معلوم ہو جاتا ہے، مگر اگر آواز نہ ہو تو صرف خود کو معلوم ہوتا ہے۔ حاشیہ نگار کہتا ہے کہ دونوں صورتوں میں غسل ٹوٹ جاتا ہے، مگر آواز والی صور